بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
# الفضل
ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۶ تبلیغ ۱۳۴۴ھش — ۲۳ شوال ۱۳۸۴ھ — ۲۶ فروری ۱۹۶۵ء | نمبر ۴۵

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۵ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے ٹھیک رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا

## یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا

"تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچا دے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئینگے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے" ؛

(رسالہ الوصیت صفحہ ۱۰ و ۱۱)

## اخبار احمدیہ

— ٭ رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم امام الدین صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ایک مخلص احمدی دوست مکرم عبد المجید یوسف صاحب شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس مخلص احمدی دوست کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

— ٭ انصار اللہ کا مالی سال شروع ہو چکا ہے۔ اراکین ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ چندہ کا بقایا نہ ہونے دیں گے۔ عہدہ دار صاحبان وقت پر وصول کر کے رقوم مرکز میں بھجواتے رہیں۔ جن مجالس نے ابھی تک اپنے بجٹ برائے سال ۱۹۶۵ء پُر کر کے نہ بھجوائے ہوں وہ اس طرف توجہ فرمائیں اور بجٹ جلد مکمل کر کے بھجوا دیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

— ٭ انصار اللہ کے تعمیر فنڈ میں اس وقت کوئی رقم نہیں اور بعض ضروری تعمیری کام مدنظر ہیں۔ اس لئے اراکین اس طرف توجہ فرمائیں اور کم از کم ایک روپیہ فی رکن یا حسب استطاعت چندہ جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں ؛

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

— ٭ فروری کا موسم درخت اگانے کے لئے بہترین ہے۔ احباب اور عہدہ داران اطفال توجہ فرمائیں اور ہر طفل کو زیادہ سے زیادہ درخت لگانے میں مدد دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مسعود احمد بشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ فروری ۶۵ء

# عقل اور الہام

بے شک عقل انسان کے لئے ایک بے بہا الٰہی عطیہ ہے اور انسان دراصل انسان اسی وجہ سے کہلاتا ہے اور حیوانات سے اس کی تمیز عقل ہی کی بناء پر کی جاتی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر عقل نہ ہوتی تو انسان اسی طرح کا ایک حیوان ہوتا جس طرح کے حیوان گائے بھینس ہیں وہ کوئی ترقی نہ کر سکتا اور ہمیشہ حیوان ہی رہتا۔

جو لوگ انسانی عقل کو بھی شعور کی محض ایک ارتقائی صورت کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ حیوانی شعور اور عقل میں صرف درجہ کا فرق ہے وہ دراصل ایک بنیادی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جو یہ ہے کہ سوائے انسانی عقل کے آج تک کوئی حیوان ایسا نہیں پایا گیا جو مثلاً بعض حالات سے ایک خاص نتیجہ بطور خود نکال سکے۔ بعض جانور سکھانے سے واقعی کچھ کام سیکھ جاتے ہیں مگر وہ محض عادت کے طور پر سیکھتے ہیں جس کو عقل کہتے ہیں وہ ان میں قطعاً نہیں ہوتی۔ بعض کتے جو مجرموں کی نشاندہی کر لیتے ہیں تو یہ بھی حیوانی شعور تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے حیوانوں کو واقعی بعض حواس انسان سے قوی تر دیئے ہیں جو ایک حد تک عقل کی کمی کو پورا کرتے ہیں مگر وہ شعور جس کو عقل کہا جاتا ہے سوائے انسان کے کسی کو عطا نہیں ہوئی۔

الغرض عقل ایک عظیم نعمت ہے جو صرف انسان ہی کو عطا ہوئی ہے تاہم انسانی زندگی پر بعض ایسے عوامل کا بھی اثر پڑتا ہے جن کو عقلِ انسانی بھی سمجھ نہیں سکتی۔ ایسے عوامل کو ہم مابعد الطبیعاتی موثرات کہہ سکتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس کا نام "غیب" رکھا ہے جس کا مرکزی وجود باری تعالیٰ کا اپنا وجود ہے۔

انسان نے عقل سے بہت سی باتیں دریافت کر لی ہیں یہاں تک کہ مادہ کی کنہ کے ایک خاص مقام تک پہنچ گیا ہے اور یہ معلوم کر سکتا ہے کہ عناصر کی ساخت میں جو فرق ہیں وہ کس طرح ظہور میں آتے ہیں۔ مثلاً تانبے اور چاندی میں کیا فرق ہے۔ سائنسدانوں نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ فلاں قسم کی کھاد کس قسم کے پودوں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ مگر وہ یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ فلاں پودا ایک ہی مٹی سے کیوں دوسرے پودے سے مختلف اثر کھینچتا ہے۔ نیم کا پھل کیوں کڑوا ہوتا ہے اور آم کیوں میٹھا ہوتا ہے۔ پھر آم کی بھی مختلف قسمیں کیوں ہیں حالانکہ مٹی تو ایک ہی ہوتی ہے۔ ایک ہی باغ میں جو ایک ہی قسم کے آموں کے پودے ہوتے ہیں ان میں بھی اختلاف ہوتا ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ایک ہی پودے کے دو پھل آپس میں نہیں ملتے۔ ان میں سے ضرور کوئی چھوٹا یا بڑا ہوگا اور ایک لطیف احساس والا انسان ایک درخت کے دو پھلوں کے ذائقہ میں بھی فرق بتا سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ پودے ایک ہی مٹی سے کس طرح اپنی اپنی طبیعت کے مطابق خوراک لیتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کو آج تک سائنسدان بھی کماحقہ سمجھ نہیں سکے۔ اور نہ وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ پودا مٹی سے اور پانی سے کن ذرائع سے خوراک حاصل کرتا ہے۔

بظاہر یہ غیر متعلقہ باتیں معلوم ہوتی ہیں مگر غور سے دیکھا جائے تو ایسی باتیں انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ انسان کا فکر اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اس کائنات میں بہت تھوڑی باتیں ہیں جن تک عقل کی رسائی ہو سکتی ہے باقی کائنات کا ایک بحر ذخار ہے جو انسانی شعور میں سما ہی نہیں سکتا۔

یہ بات ہم عقل ہی سے معلوم کرتے ہیں کہ عقل کے بھی حدود ہیں ان حدود سے آگے انسانی عقل کبھی کام نہیں کرتی تاہم یہ عقل ہی ہے جو ہم کو اس نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ اس کارخانۂ قدرت کا کوئی بنانے والا ضرور ہونا چاہیئے ورنہ جو نظم و ضبط اس میں پایا جاتا ہے وہ بلا وجہ سمجھا جائے گا مگر عقل کہتی ہے کہ یہ بات پرلے درجہ کی بے عقلی ہے کہ سمجھا جائے کہ یہ نظامِ کائنات بلا وجہ چل رہا ہے اور اس کے پیچھے کوئی طاقت نہیں۔ یہ گومگو کی حالت ہے جو ہمیشہ سے دانشوروں کے ذہن میں الجھن بن کر کھٹکتی چلی آئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس معمہ کا کوئی حل ہے بھی۔ اگر انسانی عقل اس کا حل پیش نہیں کر سکتی جیسا کہ حافظ شیرازی نے کہا ؎

کہ کس نہ کشود و نکشاید بحکمت ایں معمہ را

تو یہ کائنات کا معمہ بلکہ کہنا چاہیئے کہ محض انسانی زندگی کا معمہ آخر کس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔

یہ سوال ہے جس کا جواب صرف مذہب ہی دے سکتا ہے۔ مذہب سے مراد وہ تصورات نہیں ہیں جو انسانوں نے خود بنا لئے ہیں بلکہ مذہب سے مراد انسانی زندگی کی وہ حقیقی بنیاد ہے جو انسانی حواس کے تجربہ اور مشاہدہ کی طرح ٹھوس ہے۔ جو عقل سے بالا ہے مگر جس کو عقل بھی تسلیم کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے وجود کو انسان پر ظاہر کرتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک شہر میں پہنچ کر انسان پھر بھی کسی خاص جگہ پر پہنچنے کے واسطے کسی راہبر کا محتاج ہوتا ہے تو کیا دین کی راہ معلوم کرنے اور خدا کی مرضی پانے کے واسطے انسانی ڈھکوسلے کام آسکتے ہیں؟ اور کیا سفلی عقل کافی ہو سکتی ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں جب تک اللہ تعالیٰ خود اپنی راہ کو نہ بتا دے اور اپنی مرضی کے وسائل کے حصول کے ذریعہ سے مطلع نہ کرے تب تک انسان کچھ کر نہیں سکتا۔ دیکھو جب تک آسمان سے پانی نازل نہ ہو زمین بھی اپنا سبزہ نہیں نکالتی گو بیج اس میں موجود ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ زمین کا پانی بھی دور چلا جاتا ہے تو کیا روحانی بارش کے بغیر ہی روحانی زمین سرسبز ہو جاتی اور بار آور ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ خدا کے الہام کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو یہ جو اتنے بڑے عاقل کہلاتے ہیں اور بڑے موجد ہیں آئے دن تار نکلتی ہے۔ ریل بنتی ہے اور انسانی عقل کو حیران کر دینے والے کام کئے جاتے ہیں کیا ان کی عقل کے برابر بھی کوئی اور عقل ہے؟ جب ایسے عاقل لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک عاجز انسان کو جو ایک عورت کے پیٹ سے عام لڑکوں کی طرح سے پیدا ہوا تھا اور اسی طرح عوارض وغیرہ کا نشانہ بنا رہا اور کھاتا پیتا سب کچھ کرتا ہوا یہودیوں کے ہاتھ سے سولی پر چڑھایا گیا تھا اس کو خداوند بنا رکھا ہے اور اس کے کفارہ سے اپنی نجات جانتے ہیں۔ اور ایسی بودی چال اختیار کی ہے کہ ایک بچہ بھی اس پر ہنسی کرے۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ صرف یہی کہ انہوں نے سفلی عقل پر ہی بھروسہ کیا اور ایک کوے کی طرح نجاست پر گر پڑے۔ دیکھو جب انسان خدا سے مدد چاہتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور گردن فرازی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے۔ ایک مکھی ہے کہ گندگی پر گرتی ہے اور دوسری کو خدا نے عزت دی کہ سارا جہان اس کا شہد کھاتا ہے۔ یہ صرف اس کی طرف جھکنے کی وجہ ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت ایاک نعبد و ایاک نستعین پر کاربند رہے اور اسی سے توفیق طلب کرے۔ ایسا کرنے سے انسان خدا کی تجلیات کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اسے نور ملتا ہے مگر جوں جوں اس سے کنارہ کشی کرتا ہے توں توں اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ یہی حال ہے انسان کا۔ جب تک اس کے دروازہ پر گرا رہے اور اپنے آپ کو اس کا محتاج خیال کرتا رہے تب تک اللہ تعالیٰ اسے اٹھاتا اور نوازتا ہے ورنہ جب وہ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۵۹-۱۶۰)

## فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

وقت کی زد میں ہے لوگو مصلحت کا زیر و بم
'صالحیت' کی زباں اور 'صالحیت' کا بھرم
شیخ صاحب کی زمانہ سازیوں کی داستاں
ایک 'صالح' نے عجب انداز سے کی ہے رقم
ہم اگر وہ بات کہتے تو ٹھہرتے گشتنی
'صالح اول' نے جو کہہ دی بعید لطف و کرم
لے گئے صیاد کو صیاد کے پالے ہوئے
پاؤں کی زنجیر بن بیٹھے قفس کے زیر و بم
مصلحت کی پیروی نے چھین لی چہرے کی آب
وقت کے سیلِ رواں میں بہہ گیا آنکھوں کا نم

بچ کے رہیئے ایک سیاسِ زمانہ ساز سے
درسِ عبرت دے رہا ہوں میں نئے انداز سے

پرویز پروازی

# ہالینڈ میں رمضان المبارک اور عید کی تقریب سعید

## • مختلف ممالک کے ہزاروں مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

## • ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور پریس کے نمائندگان کی آمد

## • خطبۂ عید میں تبلیغ اسلام کی تلقین

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد احمدیہ ہالینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور احسان ہے کہ اس نے اس دفعہ بھی رمضان المبارک میں سارا قرآن کریم بصورت درس ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ درس روزانہ شام کو آٹھ بجے نماز عشاء کے بعد مسجد میں ہوتا رہا۔ بعض دفعہ درس کے ساتھ تراویح کی نماز بھی ادا کی جاتی رہی۔ گو دیگر مشاغل اور سردی کے باعث احباب کا روزانہ حاضر ہونا اس قدر آسان نہ تھا۔ تاہم بعض دوست بلاناغہ سارا مہینہ آتے رہے ان میں سے ہمارے ایک دوست مسٹر عمر اور ہماری بہن عزیزہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بہن عزیزہ کی عمر ستر سال سے متجاوز ہے۔ اور گھر بھی ان کا دور ہے مگر قرآن کریم کے ساتھ انہیں گویا ایک عشق ہے جس کی وجہ سے وہ ایسے موقعہ کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں جمعہ کی نمازیں بھی وہ بہن باقاعدہ پڑھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور ان کی عمر میں برکت دے آمین۔

جہاں تک ہالینڈ مشن کی مساعی اور عمومی مصروفیات کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں خاصا اضافہ ہو چکا ہے۔ اور مسجد کی شہرت کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ گزشتہ سال مسجد کو ٹیلی ویژن اور پریس کے ذریعہ جو عظیم شہرت حاصل ہوئی۔ اس کی وجہ سے ملک کے کونے کونے سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار اور درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ لیکچروں کے لئے دعوتیں آ رہی ہیں انفرادی طور پر خطوط اور فون کالز کے ذریعہ لٹریچر کے مطالبات کئے جا رہے ہیں۔ اور مسجد میں زائرین کی آمد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ان زائرین میں صرف ڈچ ہی شامل نہیں بلکہ ایک خاصی تعداد ان لوگوں کی بھی ہے جو مسلم ممالک سے یہاں کام کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں ترک لوگ یہاں ہزاروں کی تعداد میں کام کر رہے ہیں۔ بلکہ عربی ممالک سے تعلق رکھنے والوں کی تعداد بھی ہزاروں تک پہنچ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید الفطر کی تقریب اس دفعہ اپنی پوری روایتی شان کے ساتھ ہالینڈ میں منعقد ہوئی۔ ہمارے اپنے اندازہ کے مطابق اس دفعہ ۲ ہزار کے قریب احباب متوقع تھے۔ مگر یہ تعداد اس سے بھی تجاوز کر گئی۔

عید کے انتظامات اس دفعہ وسیع پیمانہ پر کرنے پڑے۔ ایسے مواقع پر مسجد ناکافی ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ مسجد کے باغ میں خیمہ کا انتظام کیا گیا۔ مگر جوں جوں عید کا وقت قریب آتا گیا یہ انتظام بھی موصولہ اطلاعات کی بناء پر ناکافی معلوم ہونے لگا۔ چنانچہ شہر میں ایک وسیع ہال کا انتظام بھی کرنا پڑا۔ مگر عید کے دن ہجوم کا یہ عالم تھا کہ یہ دونوں وسیع جگہیں اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو رہی تھیں اور بہت ایمان افروز نظارہ تھا جو دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔

عید کی نماز کے لئے دوست ملک کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے تھے۔ جن کی آمد کا سلسلہ صبح پونے پانچ بجے سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ سینکڑوں احباب نے صبح کی نماز مسجد میں ادا کی۔ اور پھر اذکار میں مصروف رہے۔ پولیس کے سپاہی بھی صبح سے ہی مسجد کے سامنے اپنی ڈیوٹی پر آموجود ہوئے۔ تا باہر سے بسوں وغیرہ کے ذریعہ آنے والوں کے لئے ٹریفک اور پارکنگ کی سہولت بہم کر سکیں۔ پھر جوں جوں عید کی نماز کا وقت قریب آ رہا تھا پریس کے نمائندگان۔ فوٹو گرافروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔ ادھر محکمہ براڈ کاسٹنگ اور ٹیلی ویژن والے بھی آموجود ہوئے اور انہوں نے اپنے اپنے رنگ میں اپنا کام شروع کر دیا۔ چنانچہ عید کی خبر جہاں ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر آئی وہاں وسیع طور پر پریس میں بھی اس کا چرچا ہوا۔ پریس میں اس امر کا اظہار خاص طور پر کیا گیا۔ کہ ہیگ کی مبارک مسجد اب ان تقاریب کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔

نماز عید کے بعد حاضرین کی تواضع کافی، چائے۔ لیمونیڈ۔ کیکس۔ کھجوریں۔ اور خشک پھلوں سے کی گئی۔ اس موقعہ پر احباب جماعت نے پورے تعاون کا ثبوت دیا اور مہمان نوازی کے فرائض کو احسن طور پر انجام دیا۔ جس کا سلسلہ کوئی دو گھنٹہ تک جاری رہا۔

رمضان المبارک اور عید کی تقریبات کے ضمن میں جن مصروفیات سے ہمیں دوچار ہونا پڑا۔ ان میں سے ایک مصروفیت سرکلرز کی ترسیل کی تھی جو مختلف رنگوں میں بلکہ مختلف زبانوں میں ہمیں تیار کرنے پڑے۔

سب سے قبل تو رمضان المبارک کی آمد کی اطلاع تھی جو ملک بھر میں پھیلے ہوئے مسلمانوں تک پہنچانی ضروری تھی۔ چنانچہ ڈچ۔ انگلش اور ترکی زبان میں یہ سرکلرز تیار کئے۔ ان میں رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ نیز روزوں کے اوقات کے بارہ میں ہر سہ زبانوں میں ٹائم ٹیبل تیار کئے۔ پھر اپنے ڈچ احباب کے نام جو سرکلر تھا اس پر مسجد میں درس القرآن میں شامل ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ پھر عید کا خطبہ ڈچ اور ترکی زبان میں سائیکلو سٹائل کر کے ہزاروں کی تعداد میں عید کے روز تقسیم کیا۔ پھر ایک سرکلر خاص طور پر ترکی زبان میں تھا جس میں انہیں جماعت احمدیہ اور اس کی تبلیغی مساعی سے متعارف کیا گیا۔ اور تحریک کی گئی۔ کہ اگر وہ چاہیں تو اس تبلیغی جہاد میں بڑی خوشی سے وہ ہمارے ساتھ شریک ہو سکتے ہیں۔ عربی میں ایسا کوئی تعارف ہم شائع نہیں کر سکے۔ مگر عام خطاب میں عربوں کو بھی جماعت احمدیہ اور اس کی مساعی سے آگاہ کیا گیا۔ چنانچہ جب انہوں نے ان حالات کو سنا۔ تو خوشی سے بے اختیار ہو کر انہوں نے نعرے لگائے۔ نیز متعدد افراد نے جماعت کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں تعریفی جذبات کا اظہار کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اللہ تعالیٰ ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ اس دفعہ ہمیں نماز عید کا اہتمام مجبوراً دو جگہ کرنا پڑا۔ ایک جگہ برادرم مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل نے نماز پڑھائی اور دوسری جگہ خاکسار نے۔ جن لوگوں نے شہر میں نماز ادا کی انہیں افسوس تھا کہ مسجد میں انہیں کیوں جگہ نہ مل سکی۔ چنانچہ یہ سب ہی لوگ قریباً اپنے تعلق اور اخلاص کے اظہار کے لئے نماز کے بعد زیارت کے لئے مسجد تشریف لائے۔ جس کا سلسلہ ظہر تک جاری رہا۔

عید کے انتظامات اس دفعہ بہت وسیع پیمانہ پر کرنے پڑے۔ ایسے مواقع پر مسجد ناکافی ثابت ہوتی ہے۔ اس دفعہ مسجد کے باغ میں خیمہ کا انتظام کیا گیا مگر جوں جوں عید کا وقت قریب آتا گیا۔ یہ انتظام بھی موصولہ اطلاعات کی بناء پر ناکافی معلوم ہونے لگا۔ چنانچہ شہر میں ایک وسیع ہال کا انتظام بھی کرنا پڑا۔ مگر عید کے دن ہجوم کا یہ عالم تھا کہ یہ دونوں وسیع جگہیں اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو رہی تھیں۔

عید کے دن جو معززین مسجد تشریف لائے ان میں علاوہ دیگر بعض خاص افراد کے ایک شخصیت پاکستان کے ایمبیسیڈر جناب قدرت اللہ صاحب شہاب کی تھی جو اپنے سیکرٹری صاحب کی معیت میں تشریف لائے۔ مسلم ممالک کے بعض دوسرے ایمبیسیڈرز اپنی مجبوریوں کے باعث گو تشریف نہ لا سکے تاہم انہوں نے اپنے پیغامات سے نوازا۔ غیر مسلمین میں سے علاوہ بعض ڈاکٹروں اور پروفیسروں کے ایک تعداد اس دفعہ پادریوں کی بھی عید کے موقعہ پر دیکھنے میں آئی۔

عید کے روز تو خیر گہما گہمی تھی ہی مگر ملک میں ابھی ایک خاصی تعداد مسلمانوں کی ایسی تھی جو نامساعد حالات کے باعث عید کے موقعہ پر ہیگ نہ پہنچ سکے تھے۔ چنانچہ عید کے تیسرے روز یہ اصحاب جو زیادہ تر مراکو کے رہنے والے تھے مختلف گروپوں کی شکل میں مسجد تشریف لائے اور مسجد میں ظہر کی نماز ادا کی۔ خاکسار نے انہیں عید کے خطبہ کا خلاصہ بھی عربی زبان میں بیان کیا جس سے وہ بہت لطف اندوز ہوئے۔ عید کے خطبہ میں اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی تھی کہ اب جبکہ ہم لوگ ہزاروں کی تعداد میں عیسائیوں کے اندر موجود ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم تبلیغِ اسلام کے فرض سے غافل نہ ہوں۔ زبان کی مشکل کی وجہ سے زبانی تبلیغ تو شائد آپ لوگوں کے لئے سہل نہ ہو مگر آپ اپنے عمل سے اسلام کا نام ضرور بلند کر سکتے ہیں۔ یہاں اسلام کے بارہ میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے کردار سے اپنے نمونہ سے ان غلط فہمیوں کا ازالہ کریں۔ یہی خطاب ہمارا ڈچ نو مسلمین سے تھا کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں صحیح رنگ میں اسلام کی خدمت کی توفیق بخشے۔

اس دفعہ عید کے موقعہ پر ہم مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے زرّیں ارشادات سے محروم رہے ہیں کیونکہ آپ عید کے ایک روز بعد ہیگ تشریف لائے۔ تاہم ہم اُن کے ممنون ہیں کہ انہوں نے عید کے بعد جو پہلا جمعہ ۵ فروری کو آیا اس موقعہ پر ہمیں اپنی صحبت اور اپنے خیالات سے فیضیاب ہونے کا موقعہ عطا فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں خاص طور پر اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ انسان کی روحانی ترقی کے لئے جہاں باطنی اصلاح کی ضرورت ہے وہاں ظاہر کا خیال رکھنا بھی ویسا ہی لازمی ہے اور اس کی طرف توجہ دینے کی خاص ضرورت ہے مغربی اثر آج دنیا میں ہر جگہ ہی سرعت سے پھیل رہا ہے اور ایک طبقہ اس سے بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ ہمارے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مغربی طرز زندگی میں بعض اچھی اور مفید باتیں بھی ہیں جنہیں اختیار کرنا فائدہ کا موجب ہے لیکن اگر انسان حدود سے تجاوز کر جائے اور مغربی ۴

۴ اثر کے ماتحت اسلامی روایات اور تعلیمات کو پس پشت ڈال دے تو یہ صورتِ حال بہت قابلِ افسوس ہو گی۔ ایک مومن کا فرض ہے کہ وہ کسی چیز کو اپنا شعار بنانے سے قبل پوری طرح اس کا موازنہ کر لے کہ کونسی چیز اسے اختیار کرنی چاہیئے اور کس چیز سے اُسے بچنا چاہیئے اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمانی جرأت عطا کرے کہ ہم حالات کا صحیح رنگ میں مقابلہ کر سکیں۔ وباللہ التوفیق۔

# جماعتِ احمدیہ رنگون کی تبلیغی سرگرمیاں

(از مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ رنگون۔ بتوسط وکالتِ تبشیر)

مورخہ ۲۷ دسمبر ۶۴ء کو ہم نے اپنی مسجد میں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام موجود تھا۔ حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشکن تھی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جو مسٹر عبد القادر آف مانڈلے نے اور جناب احمد سلطان صاحب نے کی۔ جناب ورسا محمد اسمٰعیل صاحب نے انگریزی میں۔ مکرم محمود مول کو صاحب جنرل سیکرٹری نے برمی میں مکرم عبد القادر صاحب آف مانڈلے نے برمی میں تقاریر فرمائیں۔ جن میں جماعتِ احمدیہ کے اغراض و مقاصد بتائے۔

خاکسار نے اردو میں حاضرین کی خدمت میں جماعت کی یورپ اور افریقہ میں تبلیغی مساعی کا ذکر کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسوف و خسوف والی پیشگوئی کی اہمیت اور اس کے پورا ہونے کا ذکر کر کے احباب کو غور و فکر سے کام لینے اور حضرت امام آخر الزمانؑ کی دعوت کو قبول کرنے کی تلقین کی۔ ہمارے فنانشل سیکرٹری ناصر احمد صاحب کے صاحبزادے رفیق احمد صاحب (عمر ۱۲ سال) نے کسوف و خسوف والی پیشگوئی پر مشتمل ایک انگریزی مضمون نہایت عمدگی سے پڑھ کر سنایا۔

اجتماعی دعا کے بعد تمام حاضرین کو دعوتِ طعام دی گئی جس میں ہمارے خدام لطیف احمد، ہارون الرشید اور محمد ظفر اللہ صاحبان نے نہایت شوق سے مختلف خدمات سرانجام دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

۲۸ دسمبر ۶۴ء کو ربوہ کی اجتماعی دعا کے ساتھ شرکت کی خاطر تمام احباب نماز عصر میں جمع ہوئے اور دعا میں شریک ہوئے جس میں ساری دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی بہنوں اور بھائیوں کے لئے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد کے لئے اور اصحاب مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے اہل و عیال کے لئے۔ تمام مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کے لئے تمام غیر مسلم اقوام کی ہدایت یابی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری تضرعات کو قبول فرماوے۔ آمین۔

رمضان المبارک میں علاوہ اتوار کی مجلس درس قرآن کے خاکسار ہر روز بعد نماز عصر تا وقتِ افطاری درس قرآن دیتا رہا۔ آخری عشرہ میں مزید ایک رکوع کا درس نماز تراویح کے بعد بڑھا دیا گیا تاکہ مستورات بھی سُن سکیں۔

۲۵، ۲۷ اور ۲۹ رمضان کو تہجد کے نوافل اجتماعی طور پر ادا کئے گئے اور دعائیں کی گئیں۔ ۲ افرادِ جماعت مکرم محمد سلیمان صاحب اور مکرم سید ابراہیم ورسا صاحب اعتکاف بیٹھے۔

کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر دو غیر از جماعت حضرات نے اپنی تقاریر میں کیا۔ یہ تقاریر انہوں نے برمی مسلم حضرات کے منعقد کردہ دو مختلف جلسوں میں کی تھیں۔

ڈاکٹر اُو باچھو (U BA CHOE)

چینی نژاد برمی مسلم ہیں اور رنگون کارپوریشن کے میڈیکل آفیسر ہیں اسلامی اصول کی فلاسفی کے چینی ترجمہ کی دوسری اشاعت کے دَوران ان سے تعارف ہوا تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ اسلام کے موضوع پر تقریریں کرنا اتنا مشکل نہیں مگر اس کے مطابق عمل کرنا مشکل کام ہے۔ اس سلسلے میں جو کام ایک چھوٹی سی جماعتِ احمدیہ کر رہی ہے اس کی مثال نہیں۔

اُو بالوین (U BALWIN)

اپر برما کے ایک معزز برمی مسلم رہنما ہیں اور ریٹائرڈ عہدہ دار ہیں انہوں نے جماعت کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی اصول کی فلاسفی کا برمی ترجمہ ہاتھ میں لے کر لوگوں کو دکھایا اور کہا کہ اس کتاب کے پہلے کے دو صفحے اور آخر کے دو صفحے پھاڑ دیئے جاویں اور پھر آپ لوگ پڑھیں اور مجھے بتائیں کہ کیا سوائے قرآن شریف کے اور بھی کچھ اس میں ہے؟

رمضان المبارک میں ہی اردو "البشریٰ" کا چوتھا ایڈیشن جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چنیدہ تعلیمات پر مشتمل ۱۶ صفحات کا مضمون ہے ایک ہزار کی تعدادِ میں طبع ہُوا اسی طرح برمی البشریٰ کا پانچواں ایڈیشن ۲ ہزار کی تعداد میں چھپا۔ اس میں کسوف و خسوف والی پیشگوئی کا نہایت عمدہ پیرایہ میں ذکر ہے۔ ہر دو رسالہ جات رمضان کے آخری عشرہ میں ملک کے تمام طول و عرض میں بذریعہ ڈاک بھجوا دیئے گئے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو لوگوں کی ہدایت کا باعث بنائے۔ آمین۔

اردو البشریٰ چونکہ بلاک سے چھپا ہے اس لئے اگر ہندوستان و پاکستان کی جماعتیں ہوائی ڈاک سے ہمیں اطلاع دیں تو ہم یہ رسالہ معہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے مفت پوسٹ کرنیکا انتظام کریں گے تاکہ ثواب اور دعا کے مستحق ٹھہریں۔

لٹریچر کی اشاعت کے سلسلہ میں ہمارے مخلص نوجوان ٹائیگر پریس کے مالک محمد سلیمان صاحب دلی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر اور ان کے اہل و عیال پر اپنا فضلِ خاص فرماوے۔ آمین۔

گزشتہ سال کا اختتام ایک بیعت سے اور نئے سال کا آغاز ۲ بیعتوں سے ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ جماعت کی ترقی اور استحکام کی راہیں ہم پر کھولے۔ آمین۔

---

"جس قدر مصائب اور تکالیف صحابہؓ کو ابتدائے اسلام میں اٹھانی پڑیں۔ ان کی نظیر بھی کسی اور قوم میں نہیں ملتی۔ اس بہادر قوم نے ان مصیبتوں کو برداشت کرنا گوارا کیا لیکن اسلام کو نہیں چھوڑا۔ ان مصیبتوں کی انتہا آخر اس پر ہوئی کہ ان کو وطن چھوڑنا پڑا اور نبی کریمؐ کے ساتھ ہجرت کرنی پڑی!

(حضرت مسیح موعودؑ)

# جماعت اسلامی ہر لحاظ سے نفاق اور قول و فعل کے تضاد کے راستے پر گامزن ہے

## جماعت اسلامی کے مشہور لیڈر مولانا کوثر نیازی کا خط مودودی صاحب کے نام

جماعتِ اسلامی کے مشہور لیڈر مولانا کوثر نیازی نے ۱۲ فروری کو مودودی صاحب کے نام جو خط لکھا اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے :-

پچھلے دنوں میں نے ایک تفصیلی ملاقات کے لئے آپ سے حاضر ہونے کی اجازت چاہی تھی - حاضر بھی ہوا - مگر آپ خواجہ عبدالحیی مرحوم کی فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے جا رہے تھے - سرسری سی بات ہوئی اور تفصیلات پھر کسی وقت کے لئے ملتوی ہوگئیں - بعد میں مجھے درد گردہ کا دورہ پڑ گیا - اب طبیعت بحال ہے - مگر مسلسل نشست رکھوں تو تکلیف ہونے لگتی ہے - یہی وجہ ہے کہ آج تحریری طور پر آپ کو مخاطب کر رہا ہوں -

متحدہ محاذ میں جماعت کی شمولیت پر میرے خیالات آپ سے اور دوسرے رفقاء سے ڈھکے چھپے نہیں - جب ۱۹۶۲ء میں مسٹر سہروردی مرحوم سے آپ نے متحدہ محاذ کے سلسلے میں گفتگو کا آغاز کیا تو میں نے "شہاب" مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں "مسٹر سہروردی سے چند سوالات" کے زیر عنوان ایک ادارتی شذرہ سپرد قلم کیا تھا - مقصد یہی تھا کہ جو لوگ غیر اسلامی نظریات کے علمبردار اور ملک میں جمہوریت کے قاتل ہیں - جماعت ان کی طرف دست تعاون بڑھانے سے باز رہے - اس پر آپ نے ایک ملاقات میں مجھے اس طرح کی تحریریں لکھنے سے منع کر دیا - کیونکہ آپ کے نزدیک اس سے جماعت کی پوزیشن خراب ہوتی تھی - میں نے آپ کے اس حکم کی تعمیل کی مگر اس کے ساتھ میں برابر "شہاب" کے ذریعے ایک اسلامی محاذ کی تشکیل پر زور دیتا رہا -

### ذاتی حیثیت سے محاذ میں شرکت

۱۹۶۴ء میں جماعت کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا - اور اس زمانے میں مرکزی دفتر کے باقی ماندہ احباب نے محاذ کے قیام کے لئے دوسری پارٹیوں کے ساتھ پھر سے مذاکرات شروع کر دیئے - میرا خیال یہ تھا کہ جماعت موجود نہیں - اور یہ احباب اپنی ذاتی حیثیت میں محاذ میں شریک ہو رہے ہیں - اس لئے میں نے ۱۶ فروری ۱۹۶۴ء کے "شہاب" میں ایک مرتبہ پھر تفصیل سے اپنے نقطۂ نظر کا اظہار کیا - اور بدلائل واضح کیا کہ اس طرح کے متضاد اور متصادم عناصر کا اتحاد ملک و ملت دینی اقدار اور خود جماعت کے لئے سخت تباہ کن ثابت ہوگا - اس مضمون کے چھپتے ہی ان رفقاء نے میرے خلاف پروپیگنڈہ کی مہم تیز تر کر دی - کارکنوں کو یہ یقین دلایا گیا کہ انہوں نے یہ سب کچھ جیل سے آئی ہوئی ہدایت کے مطابق کیا ہے - اور دوسری طرف یہ دھمکی دے کر میرا منہ بند کرنے کی کوشش کی گئی کہ اگر میں اسی طرح کے خیالات ظاہر کرنے سے باز نہ آیا تو خلاف قانون قرار دیئے جانے کے باوجود جماعت کا جو ڈھانچہ اپنے طور پر انہوں نے قائم کر رکھا ہے - وہ پورے ملک کے متعلقین کو جماعت سے میرے نکل جانے کی اطلاع کر دے گا -

### مایوسی، اضمحلال اور جمود

میں پروپیگنڈے کی اس مہم سے متاثر نہیں ہوا - اس لئے کہ میرے خلاف اس طرح کی کئی مہمیں عرصہ سے بعض رفقاء احباب کے زیر سایہ جاری تھیں - اور میں زبانی اور تحریری طور پر کئی دفعہ آپ کو ان کی اطلاع بھی دے چکا ہوں - اور بطور احتجاج اس سلسلے میں اپنے منصب سے استعفےٰ بھی دے چکا ہوں - لیکن اس خیال سے کہ آپ کی عدم موجودگی اور جماعت کی بندش کے باوجود اس طرح کے اختلافات جگ ہنسائی کا باعث بنیں گے اور اس سے ہمارے سادہ دل کارکنوں کو بہت صدمہ ہوگا - میں خاموش ہو گیا تا آنکہ جماعت نے صدارتی انتخابات میں اپنے سابقہ موقف کو چھوڑ کر محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کو دین اسلام کا تقاضا اور جہاد قرار دے دیا - آپ باہر تشریف لے آئے اور جماعت کی پوری طاقت کو آپ نے اس انتخابی مہم میں جھونک دیا - یہ مرحلہ بظاہر اب ختم ہو چکا ہے مگر اس کے خطرناک نتائج و عواقب کارکنان جماعت میں بڑھتی ہوئی مایوسی، اضمحلال اور جمود کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں - جماعت جس غلط راستے پر چل پڑی ہے بلکہ اس راستے کی جس منزل پر جا کر رک گئی ہے اس کی مثال ایک تنگ گلی کی سی ہے جس سے پیچھے ہٹنے یا آگے بڑھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی - دوسرے لفظوں میں ہماری تحریک "رہروان پشت بمنزل" کا قافلہ بن چکی ہے - کتمان حق ہوگا اگر میں جماعتی خیر خواہی کے لئے آپ کے سامنے اپنے قلبی احساسات کی یہ تصویر نہ رکھوں کہ جن تصورات کے تحت میں جماعت میں شامل ہوا تھا آج وہ تصورات نگاہوں سے اوجھل ہو چکے ہیں - اور اپنی ذاتی اصلاح و تکمیل کا جو مقصد مجھے جماعت میں لایا تھا - جماعت کی پالیسی اور طرز عمل نے دوسرے ارکان کی طرح مجھے اس مقصد سے محروم ہی نہیں کیا بہت دور پھینک دیا ہے -

### مذہبی دوغلاپن اور سیاسی دیوالیہ پن

صدارتی انتخاب کی مہم کے دوران جو غلطیاں ہم سب نے کی ہیں وہ اتنی ہولناک ہیں کہ ان کے تذکرے سے بھی دل کانپتا ہے اور چونکہ جماعت کی پالیسی کے تحت مجھے بھی ان غلطیوں کا بار بار ارتکاب کرنا پڑا ہے - اس لئے میں ان کی شدت کو بہت زیادہ محسوس کر رہا ہوں - مجلس عاملہ کے حالیہ اجلاس میں اگر اپنی غلطیوں کا احساس و اعتراف کر کے راست روی اختیار کر لی جاتی تو شاید اسی احساس میں کمی واقع ہو جاتی مگر عاملہ نے اس سلسلے میں جو قرارداد منظور کی ہے میں اس پر مسلسل غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس سے جماعت ایک ایسے راستے پر ڈال دی گئی ہے جو دینی اعتبار سے سخت دوغلے پن بلکہ (مجھے اس سخت لفظ کے استعمال کے لئے معاف فرمائیے) نفاق کا راستہ ہے اور سیاسی حیثیت سے فہم و فراست اور حکمت و دانش کے پہلو سے ہمارے دیوالیہ ہو جانے کا اعلان عام ہے - اس قرارداد کا تضاد خلق خدا کے ساتھ ساتھ مضطرب ارکان اور کارکنوں کے مغالطے میں ڈالنے کی ایک دردناک مثال پیش کرتا ہے -

اس قرارداد کے ایک حصہ میں تو کھلم کھلا اعتراف کیا گیا ہے کہ "یہ اخلاقی حالت اگر ہماری قوم کی نہ ہوتی تو انتخابات کے یہ نتائج ہرگز ہرگز برآمد نہ ہو سکتے تھے - یہ صورت حالی اس امر کی ضرورت کو بالکل واضح کر دیتی ہے کہ خود جمہوریت کی بحالی کے لئے بھی قوم کی اخلاقی اصلاح ناگزیر ہے - جب تک ہم طبقات کے اخلاق کو پختہ بنیادوں پر استوار کرنے کی فکر اور کوشش نہ کریں گے اس وقت تک دھن دھونس اور دھاندلیوں کے ذریعے سے آمروں کے مسلط ہونے کا دروازہ بند نہ ہو سکے گا -

گذشتہ تین ماہ میں قوم جس آزمائش سے گذر رہی ہے اس کا یہ احساس بالکل واضح ہو گیا ہے - اسی کے ساتھ ہی دوسرے فیصلوں میں اس امر کا بھی واشگاف الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے کہ "جماعت اسلامی متحدہ محاذ کا بدستور ساتھ دیتی رہے گی -

### الفاظ کا گورکھ دھندا

ان قراردادوں کا جو مطلب میں سمجھا ہوں اور جو میرے خیال میں ہر پڑھا لکھا آدمی سمجھ گیا ہے کہ جماعت اپنے ارکان کے اندر پیدا شدہ بے چینی کو الفاظ کے گورکھ دھندے میں دبا دینا چاہتی ہے - اس میں ان لوگوں کے لئے بھی سامان تسکین موجود ہے جو اصلاح معاشرہ کے طویل اور کٹھن کام کو "مجذوب کی بڑ" سمجھتے اور اس لادینی سیاست کے چکر میں الجھ کر متحدہ محاذ کا ساتھ دینا چاہتے ہیں - اور اس میں ان لوگوں کے ذوق کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا جو انقلاب قیادت کے لئے خود معاشرے کی اصلاح کو فرضدی قرار دیتے ہیں - اس طرح کے دو متصادم نظریات کو ایک ہی سانس میں دہرا دینے کا مفہوم اس کے سوا کچھ نہیں کہ جماعت کی قیادت اب بھی اپنے ارکان اور کارکنوں سے صفائی کے ساتھ بات نہیں کرنا چاہتی اور اسے سابقہ غلطیوں کا اعتراف کرنے میں شدید تامل ہے -

### منکرین حدیث سے بھی زیادہ خطرناک

اس وقت ہماری حالت یہ ہے کہ دوسری بہت سی اصولی غلطیوں کے علاوہ ہم نے عورت کی صدارت کے مسئلہ میں جو روش اختیار کی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی جزا ملے گی - اس کا مسئلہ تو الگ ہے - اس دنیا میں بھی اندرون و بیرون ملک ہماری دینی حیثیت ختم ہو چکی ہے - اگر ہمیں صدر ایوب کی مخالفت کرنی ہی تھی اور محترمہ فاطمہ جناح کا ساتھ دینا ہی تھا تو سیاسی اور جمہوری ضرورتوں کا اظہار کر کے ایسا کیا جا سکتا تھا - مگر اس کے لئے ہم نے غریب اسلام پر جو نوازش کی ہے - اور حرمتوں کی ابدی اور غیر ابدی تقسیم کا جو نیا نظریہ پیش کیا ہے اس کے بعد دینی حلقے تو ایک طرف رہے دوسرے غیر جانبدار عناصر حتیٰ کہ اپوزیشن تک کے بعض نمایاں افراد ہمیں ابن الوقت اور سیاست کی خاطر دین میں ترمیم و تحریف کرنے والا گروہ تصور کرنے لگے ہیں - آپ عالم اسلام کی صف اول کے ممتاز عالم دین ہیں - اور میں ایک معمولی طالب علم - میں نے کچھ سیکھا بھی ہے تو آپ کے طفیل - لیکن اگر آپ اجازت دیں تو عرض کروں کہ حرمتوں میں ابدی، اور غیر ابدی کی یہ تقسیم مان لینے کے بعد ہمارا موقف منکرین حدیث کے گمراہ کن نظریہ سے بھی زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے - منکرین حدیث کا نظریہ یہی تو ہے کہ وہ فقط قرآن میں بیان کردہ حرمتوں کو ابدی مانتے ہیں -

حدیث کی حرمتیں ان کے نزدیک غیر ابدی ہیں مگر ہم یہ کہکر اُن سے بھی دو قدم آگے بڑھ جاتے ہیں کہ نہیں ساری حرمتیں قرآن کی بھی ابدی نہیں۔ حرمتیں قرآن کی ہوں یا حدیث کی سب کی سب ابدی اور غیر ابدی کے خانوں میں تقسیم ہیں۔

## دین کی پامالی کا اذنِ عام

اس نظریہ کی تاویل میں اب تک آپ نے یا دوسرے حضرات نے جو کچھ لکھا یا کہا ہے وہ میری نظر میں ہے (اور یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ جماعتی پالیسی کی جبریت کے تحت میں خود آپ کے اس نئے نظریہ کا دفاع کرنے والوں میں شامل رہا ہوں) مگر اس کے باوجود اس نظریہ کی صحت مجھ پر واضح نہیں ہو سکی اور آج جبکہ یہ سطور لکھتے وقت میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے میں آپ کا بدترین بدخواہ ہوتا۔ اس مہلک نظریہ کے متعلق میں اپنے دل کی بات آپ کے سامنے بیان نہ کرتا۔ قرآن اور حدیث میں حرمتوں کے متعلق "اہون" اور "غیر اہون" کا تصور ضرور پایا جاتا ہے۔ مگر "ابدی" اور "غیر ابدی" کا نہیں۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے یہ دروازہ کھول کر ہم نے تجدید پسندوں کو دین کی پامالی کا اذن عام دے دیا ہے۔ غیر ابدی حرمتوں کی لکھی لکھائی فہرست میں تو کہیں درج نہیں ہوگا یہی کہ جو شخص یا گروہ اپنی ضرورتوں اور مصلحتوں کے تحت چاہے گا کسی حرمت کو غیر ابدی ٹھہرا لے گا۔ آخر کسی حرمت کو غیر ابدی ٹھہرانے کا حق ہمیں ہی تو تفویض ارزانی نہیں ہوا۔ اور دوسرے بھی تو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم یہ تو کہہ سکیں گے کہ جن ضرورتوں اور مصلحتوں کی خاطر تم ایک حرکت کو جائز قرار دے رہے ہو یہ ضرورتیں اور مصلحتیں معتبر نہیں۔ مگر اس کا کیا جواب ہوگا کہ جب پلٹ کر کسی نے یہ کہہ دیا کہ یہ اجتہادی مسئلہ ہے۔ آپ کے نزدیک یہ مصلحتیں غیر معتبر ہیں ہمارے نزدیک معتبر۔ اور جہاں تک نظریہ کا سوال ہے وہ خود آپ ہی کا عطا کردہ ہے۔

اس لئے ہم نے اپنے غلط اجتہاد پر عمل کرتے ہوئے بھی

"سو حرمتوں کو حکم دیا ہے جواز کا"

تو ہم اس کے ثواب کے امیدوار ہیں کیونکہ مجتہد کے نامۂ اعمال میں غلط اجتہاد پر بھی نیکی لکھی جاتی ہے۔ مجھے اس سے پیشتر آپ کے نظریہ حکمت عملی کے ان خطرناک پہلوؤں کا اندازہ نہ تھا۔ جماعت سے نکلنے والے بعض اکابر اس پر گرفت کرتے تھے تو میں نے اسے مخالفت اور تعصب پر محمول کرتا تھا۔ مگر صدارتی انتخابات میں پیش ہونیوالے اس نئے نظریہ نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اور میں یہاں تک سوچنے لگا ہوں کہ کیا آپ کا پہلا نظریۂ حکمت عملی انہی مضمرات کا حامل تو نہ تھا؟

## عورت سربراہ مملکت نہیں ہو سکتی

میں آپ کے سامنے انتہائی ندامت کے ساتھ خود اپنے بارے میں بھی یہ اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے حقیر سے علم اور مطالعہ کی بنا پر میری رائے یہی تھی کہ موجودہ سیاسی اور جمہوری روایات کی بات تو دوسری ہے لیکن شرعاً عورت کسی بھی صورت میں صدر مملکت نہیں بنائی جا سکتی۔ اور اس کا تو میں کوئی تصور اپنے ذہن میں نہیں رکھتا تھا کہ کبھی ہم بھی اسلام کے نام پر ایک خاتون کی حمایت میں ایسی تحریک چلا سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنی مسجد میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے سینکڑوں افراد کے سامنے قرآن و حدیث کے دلائل سے اپنے اس عقیدے کی وضاحت کی اور بعد میں بعض اخباری نمائندوں کی خواہش پر اس خطبہ کا خلاصہ اخبارات کو بھی بھجوا دیا۔ مگر اس دوران مجھ پر یہ انکشاف ہوا کہ جماعت اس سے الگ نقطہ نظر پر سوچ رہی ہے اور امکان غالب اس کا ہے کہ مس فاطمہ جناح کی حمایت کا فیصلہ کیا جائے گا۔ میں اس انکشاف پر سراسیمگی کا شکار ہو کر رہ گیا اور جماعت کے فیصلے کے انتظار میں اس بیان کو واپس لے لیا۔

مجھے بعد میں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ نے جیل سے مرکز جماعت کو یہ ہدایت بھجوائی ہے کہ اس مسئلہ پر ہرگز متحدہ حزب اختلاف کا ساتھ نہ دیا جائے۔ آپ کی گزشتہ تحریروں کی روشنی میں امید بھی اس بات کی تھی۔ لیکن جب مجلس مشاورت میں جیل سے آئی ہوئی آپ کی وہ تحریر پڑھ کر سنائی گئی (جسے بعد ازاں لفظ بلفظ مجلس مشاورت کی قرارداد کی صورت میں اخبارات کو ارسال کر دیا گیا)۔ تو میرے حسن ظن کو انتہائی ٹھیس پہنچی۔ شاید آپ کو معلوم نہ ہو میں یہاں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ مجلس مشاورت کے جس اجلاس میں محترمہ کی حمایت کا فیصلہ کرتے ہوئے اس قرارداد کو منظور کیا گیا۔ میں اس میں اپنی غلط فہمی (یا وقت کے بارے میں غلط اطلاع) کی وجہ سے شریک نہ ہو سکا۔ جب میں پہنچا تو یہ قرارداد اخبارات کو بھجوائی جا چکی تھی۔ کاش میں اس وقت موجود ہوتا اور اس غلط نظریہ پر اہل مجلس کو متنبہ کرکے کم سے کم قرارداد کے الفاظ تبدیل کرا دیتا۔ ظاہر ہے اس کے بعد "تیر از کمان رفت" والا معاملہ تھا۔ اب جماعتی دستور کی رُو سے میں اس فیصلہ کی تائید پر مجبور تھا اور جس رائے کو میں دلائل کی بناء پر ۴۲ مرجوح بلکہ غلط سمجھتا تھا۔ اب صرف اس لئے کہ وہ بطور قرارداد منظور ہو چکی ہے۔ جماعت اور مجلس مشاورت کا رکن ہونے کی وجہ سے میں تحریر و تقریر کے ذریعے اس کی تائید و توثیق کرنے لگا۔

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

میں بہت گنہگار ہوں مگر میری پوری زندگی کے گناہ ایک طرف اور یہ اکیلا گناہ دوسری طرف کہ میں نے جس بات کو شرعاً درست نہیں سمجھا تھا صرف جماعتی قواعد و ضوابط کی وجہ سے اس معصیت پر مجبور ہو گیا۔ کہ اب اس کی نمائندگی کروں؟ اللہ میرے اس جرم کو معاف فرمائے ورنہ ڈرتا ہوں کہ کہیں اس جرم کی وجہ سے میرا حال رہا سہا ایمان ہی سے محروم نہ ہو جائے

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔

---

# محنت اور مشقت کی عادت ــــــ قومی ترقی کا اہم راز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"دیانت، محنت اور مشقت برداشت کرنے کی عادت بھی ہمارے نوجوانوں میں ہونی چاہیئے۔ ہمارے ملک میں مشقت برداشت کرنے کی عادت بہت کم ہے۔ جہاں کوئی ایسا کام پیش آیا جس میں محنت اور مشقت کی ضرورت ہوتی ہے، فوراً دل چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمیں سب سے زیادہ محنت اور مشقت برداشت کرنے کی ضرورت ہے ــــــ ــــــ جتنی محنت ہم کریں گے اتنی ہی کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے۔"

(الفضل ۷ جولائی ۱۹۴۲ء)

(شعبہ "وقارِ عمل" خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

# حق رشتہ داری کا تقاضا

## اس تقاضا کو پورا کرنے کا یہی وقت ہے

قرآن کریم نے عزیز و اقارب کے حقوق کی طرف بڑے تواتر اور تاکید سے توجہ دلائی ہے یہ حقوق صرف مادی اشیاء سے ہی تعلق نہیں رکھتے بلکہ روحانی درجات کی بلندی اور اُخروی زندگی کی بھلائی بھی بدرجہ اولیٰ اس میں شامل ہے۔ اسی لئے ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں حق رشتہ داری ادا کرنے کی طرف یوں توجہ دلائی ہے۔ فرمایا:-

"تمہارے عزیز رشتہ داروں اور ہمسائیوں میں سے کتنے ابھی تک نادہند ہیں۔ کیا تم نے کبھی انہیں تلقین کی کہ تم کیوں نادہند ہو اور سلسلہ کی ضروریات کا خیال کیوں بھلا دیا؟"

آجکل جبکہ تحریک جدید کے سال ۳۰/۳۱ کا چندہ ستر ہزار کے قریب ہنوز واجب الوصول ہے۔ ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ اپنے رشتہ داروں کا جائزہ لے کر متعلقہ افراد کو سلسلہ کی ضروریات کی طرف توجہ دلاتے۔ کیونکہ یہ حق رشتہ داری کا عین تقاضا ہے۔ اور اسے پورا کرنے کا یہی وقت ہے۔ جبکہ عملہ تحریک جدید ایک معقول رقم بقایا رہ جانے کی وجہ سے قدرے پریشان ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

---

# تحریک جدید کے بقایا داران اور سیکرٹریان تحریک جدید

آجکل جماعتوں میں مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء کے لئے نمائندگان کا انتخاب ہو رہا ہے سیکرٹریان تحریک جدید کو چاہیئے کہ مقامی طور پر بقایا داران کی لسٹ مرتب کر لیں۔ تاکہ وہ منتخب شدہ دوستوں کی تصدیق کر سکیں کہ وہ بقایا دار نہیں۔ رپورٹس مجلس مشاورت کے متعلقہ اقتباسات سرکار چٹھیوں کے ذریعہ صدر و امیر صاحبان کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ مفصل ہدایات مجالس شوریٰ ۱۹۵۹ء و ۱۹۶۱ء کی رپورٹس میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۴ فروری۔ وزیر مواصلات خان عبد الصبور خان نے یقین دلایا ہے کہ ڈاک، تار اور ٹیلی فون کے ہڑتالی ملازمین اگر اپنے کام پر واپس آجائیں اور اپنے مطالبات آئینی طور پر پیش کریں تو حکومت ان کی جائز شکایات پر غور کرے گی۔ انھوں نے کل سیکرٹریٹ کانفرنس ہال میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ وزارت مواصلات کے سیکرٹری مسٹر زبیری اور تینوں متعلقہ محکموں کے افسر بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ خان اے صبور نے ہڑتالیوں سے کہا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور کام پر واپس آجائیں۔ بہرحال اگر انھوں نے ایسا نہ کیا تو قانونی اور محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے انتباہ کیا کہ حکومت کسی قسم کی غیر ذمہ داری اور غیر آئینی رویہ کو برداشت نہیں کرے گی۔ وزیر مواصلات نے غیر آئینی طریقہ پر کی جانے والی ہڑتال کی مذمت کی اور کہا کہ ڈاک اور تار کی سروس لازمی سروس سمجھی جاتی ہے اور حکومت انہیں بحال رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

● ڈھاکہ ۲۴ فروری۔ مشرقی پاکستان میں ریلوے میل سروس اور محکمہ ڈاک کے درجہ چہارم اور سوم کے ملازموں نے بھی ہڑتال کر دی ہے ہڑتال آج صبح شروع ہوئی۔ جس سے صوبہ بھر میں ڈاک کی سروس معطل ہو گئی ہے ڈھاکہ میں جنرل پوسٹ آفس اور دوسرے ڈاک خانوں پر پولیس کی بھاری تعداد متعین کر دی گئی ہے مشرقی پاکستان کے محکمہ ڈاک کے ملازموں نے یہ ہڑتال اپنے مطالبات منوانے کے لئے کی ہے جن میں کہا گیا ہے کہ ان کی شرائط ملازمت بہتر بنائی جائیں۔ اور تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ اگرچہ ڈھاکہ کے ڈاک خانے پولیس اور عملہ کے سینئر ارکان کی مدد سے کھلے رکھے گئے تاہم وہاں کوئی کام نہیں ہوا۔ عوام کی ایک بڑی تعداد ڈاک خانوں پر آئی مگر وہ نہ تو خطوط حاصل کر سکے اور نہ ہی ان کے خطوط بھیجے جا سکے ڈاک خانوں میں صرف ٹکٹ فروخت ہوتے رہے۔ مشرقی پاکستان کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے کہا ہے کہ ملازموں کی ہڑتال قطعاً غیر قانونی ہے کیونکہ یونین نے ہڑتال کے لئے پیشگی نوٹس نہیں دیا تھا۔

● راولپنڈی ۲۴ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فوج کو محکمہ ڈاک کا انتظام سنبھالنے کو کہا گیا ہے کیونکہ محکمہ کے ملازموں کی ہڑتال کے باعث عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کمشنر راولپنڈی کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں محکمہ ڈاک و تار کے ملازموں کی ہڑتال سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کیا گیا۔ اجلاس کے بعد بتایا گیا ہے کہ راولپنڈی میں صورت حال پوری طرح قابو میں ہے اس سلسلے میں حکام نے فوج اور محکمہ شہری دفاع کے رضاکاروں کی خدمات طلب کی ہیں۔

● الجزائر ۲۴ فروری۔ الجزائر کے صدر بن بیلا نے اعلان کیا ہے کہ اگر مغربی جرمنی نے عرب جمہوریہ سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کر لئے تو الجزائر میں شدید ردّ عمل ہو گا اور وہ بھی مغربی جرمنی سے اپنے تمام تعلقات کو ختم کر دے گا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ مشرقی جرمنی کے سربراہ کے دورۂ عرب جمہوریہ کی وجہ سے مغربی جرمنی میں زبردست ناراضگی پیدا ہو گئی ہے اور اس نے عرب جمہوریہ سے سفارتی تعلقات توڑنے کی دھمکی دی ہے۔

● نئی دہلی ۲۴ فروری۔ ہندی کے حامیوں نے کل بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری کی کوٹھی پر زبردست مظاہرہ کیا۔ مظاہرین میں پارلیمنٹ کے متعدد ارکان بھی شامل تھے۔ اسی طرح لسانی اختلافات اب پورے ملک میں پھیل گئے۔ مظاہرہ کے وقت وزیر اعظم موجود نہیں تھے اس لئے مظاہرین نے یادداشت مسٹر شاستری کے عملہ کے حوالہ کر دی۔ اس یادداشت میں دھمکی دی گئی کہ اگر وزیر اعظم نے ہندی کے معاملہ میں کسی قسم کی کمزوری کا اظہار کیا تو اس کے نتائج انتہائی سنگین ہوں گے۔

زبان کے اختلافات پر غور کرنے کے لئے کل بھارتی وزراء اعلیٰ کا اجلاس بھی دہلی میں شروع ہو گیا ہے اس اجلاس میں لسانی تنازعہ کو حل کرنے کے لئے مختلف حل زیر بحث آئیں گے اور اس امکان کا بھی جائزہ لیا جائے گا کہ بھارت میں ایک کی بجائے دو قومی زبانیں ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ کم از کم چار صوبوں نے اس تجویز کی حمایت کی ہے۔

● مظفر آباد۔ ۲۶ فروری۔ گزشتہ تین روز کے دوران بھارتی دستوں کو جنگ بندی پر ۴ جھڑپوں کے دوران ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اور ان جھڑپوں میں ان کے ۱۲ سپاہی مارے گئے۔ اس امر کا انکشاف جنگ بندی لائن سے یہاں پہنچنے والی خبروں میں کیا گیا۔ جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ بھارتی فوجوں نے اپنی جارحانہ سرگرمیوں میں مزید اضافہ کر دیا ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ انھوں نے مدت زیر تبصرہ میں جنگ بندی لائن کی پندرہ بار خلاف ورزی کی اور مظفر آباد، راولاکوٹ اور بھمبر میں جنگ بندی لائن پر حملے کئے۔

● نیویارک ۲۴ فروری۔ نیویارک میں ایک نیگرو مسلمان رہنما کے قتل کے بعد کل ایک مسجد کو مسمار کر دیا گیا۔ یہ مسجد نیویارک کے نواح میں واقع تھی۔ پولیس کے مطابق کسی نے مسجد کی بالائی منزل پر بم پھینکا تھا جس سے پوری مسجد شعلوں کی لپیٹ میں آگئی تھی۔

● ماسکو ۲۴ فروری۔ روس کے وزیر دفاع مارشل ملینوسکی نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ ویٹ نام کی جنگ عالمی جنگ بن جائے گی۔ شمالی ویٹ نام پر امریکی حملوں کی صورت میں روس خاموش نہیں بیٹھ سکتا وہ شمالی ویٹ نام کو ہر ممکن امداد فراہم کرے گا۔ انھوں نے خبردار کیا کہ اگر تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو گئی تو وہ دنیا کی آخری جنگ ہو گی۔ اور ہم میدان جنگ کو سامراجیوں اور سرمایہ دارانہ نظام کی قبر بنا دیں گے۔ روس بے پناہ جنگی قوت رکھتا ہے اور وہ اپنے بڑے سے بڑے دشمن کو بہت آسانی سے کچل سکتا ہے۔

مارشل ملینوسکی روس کے یوم مسلح افواج کے موقع پر مسلح افواج کے اعلیٰ حکام کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا "ہم فوجی ہیں ہمیں معلوم ہے کہ دشمن کو کمزور سمجھنا خطرناک غلطی ہے ہم نے دشمن کی طاقت کا ٹھیک اندازہ کر لیا ہے اور ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ اشتراکی بلاک کی متحدہ قوت سامراجیوں کی طاقت سے کہیں زیادہ ہے۔

● کوالالمپور ۔ ۲۴ فروری۔ شاہ ملائیشیا ۱۵ اپریل سے متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک ہفتہ کے سرکاری دورہ پر قاہرہ پہنچیں گے اس امر کا انکشاف کوالالمپور میں متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر مسٹر حسن نے کیا ہے انھوں نے بتایا شاہ ملائیشیا اپنے اس دورہ کے بعد حج بیت اللہ کیلئے بھی جائیں گے۔

## ہفتہ شجرکاری

۱۲ فروری سے ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے۔ درخت اور جنگلات ملکی معیشت کا ضروری حصہ ہوتے ہیں مگر پاکستان میں اس طرف توجہ کم ہے اور جو تھوڑے بہت جنگلات ہیں وہ ہماری ضروریات کے لئے ناکافی ہیں اس لئے اس ہفتہ کو کثرت سے درخت لگا کر کامیاب کرنا وقت کی اہم ضرورت پورا کرنا ہے۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان احباب کو اس طرف خاص طور پر تلقین فرمائیں اور اپنی مساعی سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ محکمہ جنگلات سے پودے اور قلمیں مفت حاصل کی جا سکتی ہیں اگر ضرورت کے مطابق نہ مل سکیں اور حقیر رقم خرچ کرنی پڑے تو وہ انشاء اللہ ضائع نہ ہو گی۔

(ناظر زراعت)

# اسلام میں فرداً فرداً مرد و عورت کے حقوق مساوی ہیں

## البتہ اجتماعی حیثیت میں نظام کے قیام کے لئے حقوق میں کمی بیشی کی گئی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردوں اور عورتوں کے حقوق و فرائض پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"ان مسائل میں سے ایک عورتوں کے حقوق کا سوال بھی ہے اس لئے ہمارے عالموں اور لیکچراروں کا فرض ہے کہ وہ دنیا کی رو کا مطالعہ کریں کہ دنیا کدھر جا رہی ہے۔ جدھر وہ غلطی سے چل رہی ہو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو ادھر سے لوٹائیں۔ قبل اس کے کہ دنیا کو اس غلطی میں پڑے ہوئے صدیاں گزر جائیں اور ہم متوقع رہیں کہ تجربہ کے بعد خود اسلام کی صداقت کو مان لیں گے۔ کیونکہ اگر اسی طرح انتظار کیا جائے تو اور واقعات ہو سکتے ہیں جو ان غلطیوں سے نکلنے کے بعد دوسری غلطیوں میں دنیا کو ڈال سکتے ہیں علاوہ اس کے جو عادات گھر کر جائیں ان کا چھوڑنا مشکل ہوتا ہے اور اگر خدا کی طاقت مدنظر نہ ہو یا خدا تعالیٰ اپنے خاص تصرف کے ماتحت تغیر نہ پیدا کر دے تو بالکل ہی ناممکن ہوتا ہے۔

پس اسلام نے عورتوں کو حقوق دیئے ہیں اور مناسبت سے دیئے ہیں اور بعض تعلیمات میں اسلام نے عورتوں کے بارے میں پہلے مذاہب سے اختلاف کیا ہے مثلاً پردہ ہے اسلام سے قبل جس قدر پہلے مذہب ہیں ان کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان میں پردہ نہ تھا یا جیسے اسلام میں ہے ایسا نہ تھا۔ مثلاً یہود، عیسائی، ہندو بدھ، زرتشی وغیرہ اقوام کی پرانی تاریخیں بتاتی ہیں کہ اوّل ان میں پردہ نہ تھا اگر تھا تو اس رنگ میں نہ تھا مثلاً ان اقوام میں اس قسم کے پردے کا پتہ لگتا ہے کہ عوام سے تو پردہ ہے مگر دربار کے امراء سے پردہ نہیں۔۔۔

اسلام میں ہم دیکھتے ہیں کہ عورت کے حقوق میں کوئی کمی نہیں کی گئی بلکہ مساوات رکھی ہے۔ مرد سے کوئی فرق نہیں رکھا، تمام معاملات میں برابری دی ہے مگر بعض اور بھی تعلقات ہیں جو انفرادیت کے علاوہ اجتماعی حیثیت سے پیدا ہوتے ہیں فرداً فرداً مرد و عورت کے حقوق مساوی ہیں مگر اجتماعی حیثیت میں نظام کے قیام کے لئے بعض حقوق عورتوں سے لے لئے گئے ہیں کیونکہ جب ایک صف میں کچھ لوگوں کو کھڑا کیا جائے گا تو نظام چاہتا ہے کوئی اوّل ہو کوئی آخر ورنہ صف نہیں بن سکتی فرداً فرداً ہر شخص میں مساوات ہے مگر قطار میں وہ باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح اسلام نے حقوق کے بارے میں کیا ہے۔ کہ انفرادی حیثیت میں مرد و عورت کے حقوق مساوی ہیں مگر اجتماعی حیثیت میں کمی بیشی کی ہے۔ دنیا نے اس کو اب سمجھا ہے مگر اسلام نے اس کو پہلے سے سمجھ لیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان اب تک غافل رہے جہاں تک انفرادی حیثیت کا تعلق تھا وہ بیان کرتے تھے مگر اجتماعی حیثیت میں جو کمی بیشی ہے اس کی حکمت کو نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ انفرادی طور پر ہر شخص مرد ہو کہ عورت مساوات رکھتا ہے لیکن جب وہ اجتماعی حیثیت میں آئے گا تو ایک کو اوّل اور دوسرے کو دوم ہونا پڑے گا"

(الفضل ۷ ، نومبر ۱۹۲۱ء)

## مربیان سلسلہ کے لئے ضروری اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کی اشاعت کے متعلق مجلس افتاء کا فیصلہ اخبار الفضل مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مربیان سلسلہ اس پر احباب جماعتہائے احمدیہ کو پوری طرح عمل کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور دلاتے رہیں۔ اور اپنی رپورٹوں میں اس کی تعمیل کا ذکر کرتے رہیں نیز جب دورہ پر جائیں تو اس کا جائزہ بھی لیتے رہیں

(ناظر اصلاح وارشاد)

## ربوہ میں ساتواں کل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا

### ٹورنامنٹ میں ملک کی متعدد نامور ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔

ربوہ ۲۵ فروری۔ آج صبح ۹ بجے کے بعد یہاں تعلیم الاسلام کالج کا ساتواں کل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں جو ملک گیر شہرت کا حامل ہے ملک کی ۲۲ کے قریب نامور ٹیمیں (جن میں ربوہ کی ٹیموں کے علاوہ ویسٹ پاکستان پولیس، پاکستان ریلویز، پاکستان ایئر فورس، برادرز کلب لاہور، بمبئی سپورٹس کراچی وغیرہ ٹیمیں شامل ہیں) شرکت کر رہی ہیں۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح پہلے سے قائم شدہ مستحسن روایت کے مطابق گزشتہ سال کی چیمپئن ٹیم ویسٹ پاکستان پولیس کے کپتان نے کیا جس کے بعد پروگرام کے مطابق افتتاحی میچ پاکستان ایئر فورس اور ایسلی کلب لاہور کے درمیان ہوا۔ پہلے روز کل ۱۷ میچ کھیلے جائیں گے۔ یہ ٹورنامنٹ جو کلب، سکول اور کالج کے تین علیحدہ علیحدہ سیکشنوں پر مشتمل ہے اور لیگ سسٹم پر کھیلا جا رہا ہے مسلسل تین روز تک جاری رہے گا روزانہ میچ صبح ۹ بجے سے ۱/۲ ۱۲ بجے بعد دوپہر تک، ۲ بجے بعد دوپہر سے ۵ بجے سہ پہر تک اور ۷ بجے شام سے ۹ بجے رات تک ہوا کریں گے۔

## حق رائے دہندگی برائے انتخاب عہدیداران کے متعلق ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے آئندہ سہ سالہ تقرر کے لئے آج کل انتخابات ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں جماعتوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی جماعت کے انتخابات میں رائے دینے کا حق صرف ان افراد کو ہو گا جن کا نام جماعت متعلقہ کے منظور شدہ بجٹ میں بطور چندہ دہندگان درج ہو گا۔ اختلاف کی صورت میں کہ آیا کسی دوست کا نام متعلقہ جماعت کے بجٹ میں ہے یا نہیں ناظر صاحب بیت المال کے فیصلہ پر عمل کیا جائے گا۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

## تقریب رخصتانہ

ربوہ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۶۵ء بروز چہارشنبہ ساڑھے چار بجے سہ پہر مکرم ملک غلام نبی صاحب آف جدید آرٹ سٹور گولبازار ربوہ کی صاحبزادی صفیہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بعض صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے ان کا نکاح جولائی ۱۹۶۴ء میں ملک ارشد علی صاحب ابن مکرم شمشاد علی صاحب آف کراچی کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا تھا تقریب رخصتانہ میں تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

## ضرورت ہے

تحریک جدید انجمن احمدیہ کے فارمز واقع حیدرآباد ڈویژن میں ایک ٹریکٹر مکینک کی فوری ضرورت ہے۔ تجربہ کار اصحاب ہی درخواست کریں۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد و تفصیل تجربہ وغیرہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔ تنخواہ و مراعات حسب لیاقت و تجربہ دی جائیں گی

(وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ)